ٹیگور کی تحریر ایک عظیم سمندر کی مانند ہے، اس میں سے موتی چننا بہت مشکل ہے: پریاگ شکلا

ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے رابندر ناتھ ٹیگور کے تراجم پر سمپوزیم

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) رابندر ناتھ ٹیگور کے ۱۶۲ ویں یوم پیدائش کے موقع پر ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے رابندر ناتھ ٹیگور کے تراجم پر ایک سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ مالاشری لال کی صدارت میں منعقدہ سمپوزیم میں ف۔ س۔ اعجاز (اردو) ایچ ایس شیو پرکاش (کنڑ) موہن جیت (پنجابی) پریاگ شکلا (ہندی) اور رادھا چکرورتی (انگریزی) نے رابندر ناتھ ٹیگور کے کاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنے تجربات پر گفتگو کی۔ پروگرام کے آغاز میں ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سری نواس راؤ نے مہمانان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور ایک پیغمبر انسانیت تھے اور ان کی تحریریں آفاقی تھیں۔ ساہتیہ اکیڈمی نے مختلف ہندوستانی زبانوں میں ان کی بہت سی تخلیقات کا ترجمہ دستیاب کرایا ہے۔ اس دوران ف س اعجاز نے رابندر ناتھ ٹیگور کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں مرنے کے بعد بھی اپنے گیتوں میں زندہ رہوں گا۔ اپنے گیتوں میں فطرت، محبت، وطن وغیرہ جیسے عناصر کی آمیزش کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے ان کے کئی گیتوں کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ ایچ ایس کنڑ میں ٹیگور کے تراجم پر بحث کرتے ہوئے شیو پرکاش نے کہا کہ ان کے گانوں میں آزادی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ موہن جیت سنگھ نے یہ بتاتے ہوئے کہ ٹیگور نے بلراج ساہنی کو پنجابی میں لکھنے کی ترغیب دی اور کہا کہ ٹیگور پر سکھ گروؤں کی طرف سے دی گئی شہادت کا بہت اثر تھا اور انہوں نے گرو گوبند سنگھ، بندہ سنگھ اور دارو سنگھ پر نظمیں لکھیں۔ پریاگ شکلا نے گیتانجلی کے ہندی ترجمہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ٹیگور کی تحریر ایک عظیم سمندر کی مانند ہے اور اس میں سے موتی چننا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے گیتانجلی کے بہت سے تالیف والے گیت پیش کیے۔ رادھا چکرورتی نے اپنے ٹیگور کے انگریزی تراجم پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ان تراجم سے زیادہ مطمئن نہیں ہیں، پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے مالاشری لال نے سب کا شکریہ ادا کیا اور رابندر ناتھ ٹیگور کی کہانی موہ مایا کا ترجمہ پیش کیا۔ پروگرام میں مختلف ہندوستانی زبانوں کے اہم مصنفین، مترجم اور طلبہ موجود تھے۔